قیامت
کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا؟

BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL



PUBLISHED BY
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

قیامت
کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا؟

BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

PUBLISHED BY
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

Contents

روز قیامت لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یعنی والد کے نام کے ساتھ یا والدہ یا کسی اور کے نام کے ساتھ؟

اس بارے میں مختلف قسم کی روایات اور اقوال ملتے ہیں۔ اس کی تحقیق کے لیے ہم نے کچھ حوالے جمع کیے ہیں جنھیں یہاں نقل کریں گے۔ ان کو پڑھنے کے بعد یہ واضح ہو جائے گا کہ جو روایات اور اقوال اس بارے میں مذکور ہیں، ان میں زیادہ صحیح کون ہے یا پھر اگر کوئی تطبیق کی صورت ہے تو کیا ہے اور اگر نہیں تو پھر اس اختلاف کو ہمیں کیا سمجھنا چاہیے۔

علمائے اہل سنت کی کتابوں کے ساتھ ساتھ چند بد مذہبوں کی کتابوں کے حوالے بھی اس میں شامل کیے گئے ہیں جس کا مقصد اس مسئلے سے متعلقہ زیادہ باتوں کو سامنے رکھ کر اسے واضح کرنا ہے۔

فقیہ ملت، حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ میدانِ محشر میں لوگ اپنی ماں کے نام کے ساتھ پکارے جائیں گے یا باپ کے نام سے؟

آپ رحمہ اللہ تعالی جواب میں لکھتے ہیں کہ میدانِ محشر میں لوگ اپنی ماں کی طرف منسوب کر کے بلائے جائیں گے جیسا کہ اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان** تحریر فرماتے ہیں کہ "روزِ قیامت شان ستاری جلوہ فرمائے گی اور لوگ اپنی ماؤں کی طرف منسوب کر کے بلائے جائیں گے۔

(احکام شریعت؛ حصّہ دوم، ص198)

(فتاوی فیض الرسول، ج2، ص527)

فتاوی یار علویہ میں ایک سوال ہے کہ زید کہتا ہے کہ بروزِ قیامت اللہ تعالی اپنے بندوں کو ماں کے نام سے اٹھائے گا لیکن بکر نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ نہیں اللہ تعالیٰ باپ کے نام سے اٹھائے گا تو زید کا کہنا صحیح ہے یا بکر کا مع حوالہ جواب سے نوازیں۔

جواب میں تحریر ہے کہ بکر کا قول صحیح ہے۔
حدیثِ پاک میں ہے:

"عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَ اَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَاَحْسِنوا اَسْمَائَكُمْ"

(ابو داود، ص٦٧٦)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:
"قیامت کے دن تم کو تمھارے نام اور تمھارے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا لہٰذا اپنے نام اچھے رکھو"

(فتاوی یار علویہ، ص89)

مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ مولانا مفتی منیب الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ سے سوال کیا گیا کہ ہمیں ایک مسئلہ درپیش ہے، وہ مسئلہ یہ ہے کہ جب قیامت کے دن میدانِ حشر میں پکار ہوگی تو انسان کو کس نام کے ساتھ پُکارا جائی گا؟ اپنی والدہ کے نام سے یا اپنے والد کے نام سے پُکارا جائی گا؟ ہمیں قرآنِ مجید اور حدیثِ پاک کی روشنی میں اس کا جواب چاہیے۔

آپ دامت برکاتہم العالیہ جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ، قرآنِ مجید کی کسی آیت میں صراحت کے ساتھ یہ مسئلہ بیان نہیں کیا گیا، البتّہ قرآنِ مجید کی آیات کے تحت مفسرین کرام نے اس مسئلے پر گفتگو فرمائی ہے:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍۭ بِإِمَامِهِمْ ۖ

(بنی اسرائیل، 17:71)

"جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ہمراہ بلائیں گے"

اس آیت مبارکہ کا واضح معنیٰ تو یہ ہے کہ قیامت میں لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ہمراہ حساب و کتاب اور سوال وجواب کے لیے بلایا جائے گا۔ انبیاے کرام اپنی اپنی امتوں کے ہمراہ بارگاہ رب العالمین میں حاضر ہوں گے، اور ائمہ کے ہمراہ ان کے پیروکاروں کو طلب کیا جائے گا چناں چہ جو گمراہ اور باطل پرست لوگ ہیں وہ اپنی عذر خواہی اس انداز میں کریں گے:

رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا رَبَّنَآ آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا (الاحزاب:67،68)

"اے ہمارے رب! ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے
پر چلے تو انھوں نے ہمیں راہ سے بھٹکا دیا۔ اے ہمارے رب!
انھیں دُگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر"

تاہم بعض مفسرین نے زیر بحث آیت میں لفظ "امام" کو ام (بمعنی ماں) کی جمع قرار دے کر ایک نئے انداز سے اس کی تفسیر کی ہے۔ ذیل میں ہم چند تفاسیر کے حوالہ جات درج کر رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کی تفسیر کا یہ نیا انداز سب سے پہلے **علامہ زمخشری** صاحب "تفسیر کشاف" نے اختیار کیا ہے۔

نئے انداز کی تفسیر یہ ہے کہ "امام" ام (بمعنی ماں) کی جمع ہے اور یہ کہ لوگوں کو قیامت کے دن ان کی ماؤں کی نسبت سے پکارا جائے گا اور (باپوں کے بجائے) ماؤں کے نام کے ساتھ پکارنے میں حکمت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق کی پاسداری ہو جائے اور حضرت حسن و حسین کا شرف ظاہر کرنا مقصود ہے اور یہ کہ جو لوگ "ولد الزنا" ہیں ان کی (سرعام) رسوائی نہ ہو"
(تفسیر کشاف، ج ۲، ص ۶۳، دار احیاء التراث العربی بیروت)

علامہ زمخشری کی تفسیر کا حوالہ **علامہ آلوسی حنفی بغدادی** نے بھی دیا ہے لیکن پھر اسے دلائل سے رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
صاحب تفسیر کشاف نے محمد بن کعب سے اسے روایت کیا ہے اور اس تفسیر کے قابل قبول نہ ہونے کے دلائل یہ ہیں:

اولاً اس لیے کہ ام کی جمع امام غیر معروف ہے اور اس کی جمع "امہات" ہے،

ثانیاً اس لیے کہ عیسی علیہ السلام کے حق کی رعایت تو اس میں ہے کہ انھیں شان امتیازی کے طور پر ماں کے نام سے پکارا جائے۔

(یعنی سب کو اگر ماں کے نام سے پُکارا جائے تو اس میں حضرت عیسی علیہ السلام کا امتیز کہاں رہے گا؟) کیونکہ باپ کے بغیر ان کی پیدائش ان کے لیے باعث کرامت و افتخار ہے (کیونکہ یہ ایک معجزہ ہے) تو اس افتخار کو نمایاں کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ اس سے چشم پوشی کی کہ اس بنا پر مجبوراً سب کو ماؤں کی نسبت سے پکارا جائے، اور حضرات حسنین کریمین کا شرف تو ویسے ہی کامل دائم ہے، کیوں نہیں (کیوں کہ ان کے باپ کا مرتبہ ان کی ماں سے زیادہ ہے، اور رہے "اولادالزنا" تو اس میں ان کا تو کوئی گناہ نہیں ہے جو ان کے لیے باعث رسوائی ہو، رسوائی تو ان کی ماؤں کے لیے ہے (اور یہ قائم رہتی ہے) خواہ دوسروں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے یا ان کے باپوں کے نام سے"۔

اس کے بعد علامہ آلوسی نے ان اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے، جس میں اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ "ام" کی جمع امام معروف نہیں ہے لیکن حضرات حسنین کریمین کی نسبت ماں کی طرف کرنے سے ان کی نسبی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف ہونا، بہت بڑا اشرف ہے۔ اس طرح "اولادالزنا" کے رسوائی سے بچنے کی بھی تاویل کی ہے کہ ماں کی نسبت تو دنیا میں بھی لوگوں کو معلوم تھی لیکن باپ کی نسبت معلوم ہونے پر رسوائی ہو گی۔ لیکن آگے چل کر وہ لکھتے ہیں کہ ممکن ہے "صاحب کشاف" کا موقف کسی روایت پر مبنی ہو، لیکن وہ حدیث صحیح کے معارض ہے، جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت کے دن تمھیں تمھارے ناموں اور تمھارے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا"

(روح المعانی، جلد ۹، ص ۱۷۵-۱۷۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام ابو عبداللہ بن محمد بن احمد انصاری قرطبی مالکی حکما کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''اور امام، ام کی جمع ہے حکمانے کہا اس میں تین حکمتیں ہیں، ایک عیسیٰ علیہ السلام کے سبب، دوسری حضرت حسنین کریمین کے شرف کا اظہار اور تیسرا یہ کہ اولادالزنا کی رسوائی نہ ہو۔ پھر لکھتے ہیں کہ یہ قول محلِ نظر ہے کیوں کہ حدیث صحیح میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا، تو ہر بد عہد کے لیے ایک (علامتی) جھنڈا ہو گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی بد عہدی کا نشان ہے،

یہ حدیث متفق علیہ ہے، اس حدیث میں ''فلاں بن فلاں'' کے الفاظ ہیں نہ کہ ''فلاں بن فلانہ'' کے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آخرت میں لوگوں کو ان کے ناموں اور ان کے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا اور یہ ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں قیامت کے دن لوگوں کو ان کی ماؤں کی نسبت سے پکارا جائے گا۔
(الجامع الاحکام القرآن؛ ج5، ص267)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قیامت کے دن ماؤں کے ناموں کے ساتھ پکارے جانے والے قول کو ان کی تمام تر عقلی توجیہات اور فلسفیانہ موشگافیوں کے باوجود جلیل القدر مفسرین کرام علامہ محمود آلوسی اور علامہ قرطبی مالکی نے حدیث صحیح سے معارض ہونے کی بناء پر رد کیا ہے اور حدیث صحیح کو عقلی توجیہات پر ترجیح ہے۔

حدیث پاک میں ہے: حضرت ابو الدرداء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن تمھیں تمھارے ناموں اور تمھارے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا، تو اپنے نام اچھے رکھو"
(مشکوۃ، ص408)

اس حدیث کے تحت **شیخ عبد الحق محدث دہلوی** اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ المصابیح میں لکھتے ہیں:

"بعض روایات میں آیا ہے کہ روز قیامت لوگوں کو ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا اور اس کی حکمت یہ بیان کی کہ اولاد زنا کو شرمساری نہ ہو اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کے حال کی رعایت کہ اللہ نے ان کو بن باپ کے پیدا کیا اور حضرات حسنین کی شرافت نسبت کے اظہار کے لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی نسبت کا اظہار ہو، اگر یہ روایات پایہ ثبوت کو پہونچ جائے تو حدیث کی توجیہ کی جائے کہ لفظ "آباء" تغلیب کے طور پر آیا ہے (جیسے حکم تو مردوزن سب کے لیے ہوتا ہے لیکن صیغہ مذکر کا آتا ہے) جیسے ماں باپ دونوں کو "اَبَوَین" کہا جاتا ہے، اور کبھی آبا کہا جاتا ہے، اور کبھی امہات، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو باپوں کے ناموں سے پکارا جائے بعض کو ماؤں کے ناموں سے، یا بعض مواقع پر ماؤں کے ناموں سے اور بعض مواقع پر باپوں کے ناموں سے، واللہ اعلم
(اشعۃ اللمعات، ج4، ص50، مطبوعہ لکھنؤ)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی تاویلات و توجیہات اس پر موقوف ہیں کہ ماں کے نام سے پکارے جانے کی روایت صحیح ہو۔ اس حدیث کی شرح میں صاحب عون المعبود لکھتے ہیں:

طبرانی نے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے، جیسے کہ ابن قیم نے سنن ابی داؤد کے حاشیے میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما سے روایت کیا ہے کہ بعض بندوں کی پردہ داری کے لیے ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا، علقمی نے کہا ہے کہ دونوں روایات میں تطبیق اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ صحیح النسب لوگوں کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا، اور سنن ابی داؤد کی روایت اسی سے متعلق سے ہے، اور طبرانی کی حدیث دوسرے سے متعلق ہے، یا یہ کہ بعض کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا اور بعض کو ماؤں کے نام سے۔

تفہیم المسائل جلد اوّل میں ہم نے "حدیثِ صحیح" کو راجح قرار دیا تھا اور اب بھی ہمارا موقف یہی ہے، تاہم دیگر روایات، اقوال، توجیہات اور تاویلات بھی درج کر دی ہیں۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

(تفہیم المسائل، ج2، ص54-58)

اسی مسئلے کے بارے میں **فتاوی مرکز تربیت افتاء** میں ایک سوال مذکور ہے جس کا جواب ہم نقل کر رہے ہیں:

حدیث شریف میں ہے:

"عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: انکم تدعون یوم القیامہ باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم"

یعنی ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ "قیامت کے دن تمھیں تمھارے ناموں اور آباءواجداد کے ناموں سے پکارار جائے گالہذا تم اچھے نام رکھو"

(سنن ابی داؤد شریف باب فی تفسیر السماء، ج ۲، ص ٦٧٦)

اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن لوگ اپنی ماؤں کے نام سے پکارے جائیں گے، اور بعض سے اپنے اماموں کے نام سے پکارا جانا معلوم ہوتا ہے۔

ان میں تطبیق یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو مختلف طور سے پکارا جائے گا۔ کبھی کسی کو باپ کے نام سے کسی کو ماں کے نام سے اور کسی گروہ سے وابستہ افراد کو اُن کے اماموں کے نام سے، حضرت آدم علیہ السلام کو ظاہر یہ ہے کہ اُن کے نام سے پُکارا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم.

(مرکزِ تربیت افتاء، ج2، ص617)

وقار الفتاوی میں ایک سوال ہے کہ قیامت کے دن ماں کے نام سے پُکارا جائے گا یا باپ کے نام سے؟ وضاحت سے جواب عنایت فرمائیں۔

جواب میں تحریر ہے کہ قیامت کے دن باپ کے نام سے پُکارا جائے گا۔ امام بخاری نے بُخاری میں ایک باب باندھا جس کا عنوان ہے "یدعی الناس بابائھم" جس میں حدیث نقل کی:

ان الغادر یدفع له لواء یوم القیامه یقال هذه غدره فلاں ابن فلاں

(جلد دوم، ص:۹۱۲، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

یعنی قیامت کے دن دھوکے باز کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کے بیٹے فلاں کی دھوکہ بازی ہے۔

اور ابو داؤد میں ایک حدیث ہے:

انکم تدعون یوم القیامه باسمائکم و اسماء ابائکم فاحسنوا اسمائکم

(جلد دوم، کتاب الادب، باب فی تفسیر الاسماء)

یعنی قیامت کے دن بلایا جائے گا تمھیں تمھارے ناموں اور تمھارے باپوں کے نام سے۔ لہٰذا اپنے نام اچھے رکھو۔

ان تمام روایات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قیامت کے دن باپ کے نام سے پُکارا جائے گا۔ لوگوں میں جو یہ بات مشہور ہے کہ ماں کے نام سے پُکارا جائے گا۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ (وقار الفتاوی، ج2، ص342)

فتاوی خلیلیہ میں ایک سوال ہے کہ قیامت کے دن اولاد کو ماں کے نام سے پُکارا جائے گا؟ یا باپ کے نام سے پُکارا جائے گا؟

آپ جواب میں لکھتے ہیں کہ امام احمد اور ابو داؤد نے ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم کو تمھارے باپوں کے ناموں سے بلایا جائے گا لہٰذا اچھے نام رکھو۔ اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ "روزِ قیامت شان ستاری جلوہ فرمائے گی اور لوگ اپنی ماؤں کی طرف منسوب کر کے بلائے جائیں گے۔
(احکام شریعت، حصّہ 2، ص198)

لہٰذا یہ کہا جائے گا کہ بروزِ قیامت، بعض مقامات پر، اولاد کو باپ کی طرف نسبت کر کے بلایا جائے گا جہاں مقصود اولاد کے نسب کی شہرت ہو اور بعض مقامات پر ماں کی طرف نسبت کر کے پُکارا جائے گا جہاں شان ستّاری ماں کے جُرم کو لوگوں سے چھپانا چاہے گی تا کہ وہاں کسی کے روبرو ماں یا اس کی اولاد کی فضیحت و رسوائی نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ داخلۂ جنت کے بعد ہو اور وہ میدانِ حشر میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ خلیلیہ، ج3، ص174,173)

فتاویٰ فیض الرسول میں ایک سوال ہے کہ میدانِ محشر میں لوگوں کو اپنی ماں کے نام کے ساتھ پُکارا جائے گا یا باپ کے نام سے؟

جواب میں تحریر ہے کہ میدانِ حشر میں لوگ اپنی ماں کی طرف منسوب کر کے بلائے جائیں گے، جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"روزِ قیامت شان ستاری جلوہ فرمائے گی اور لوگ اپنی ماؤں کی طرف منسوب کر کے بلائے جائیں گے"۔

(احکامِ شریعت، حصّہ 2، ص-197)

وھو سبحانہ و تعالیٰ اعلم

(فتاوی فیض الرسول، ج2، ص526)

فتاوی فخر ازہر میں اسی طرح کا ایک سوال موجود ہے جس کے جواب میں تحریر ہے کہ حدیثِ شریف میں ہے:

"عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰامَۃِ بِاَسْمَائِکُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ فَاَحْسِنُ الْاَسْمَائَکُمْ"

یعنی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

"قیامت کے دن تمھیں تمھارے ناموں اور آبا و اجداد کے ناموں سے پُکارا جائے گا۔ لٰہذا تم اچھے نام رکھو"۔

(ابو داود، ص ٦٧٦)

اس حدیث کی شرح میں حضور حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ: بعض روایات میں یہ ہے کہ انسانوں کو ان کی ماں کے نام سے پُکارا جائے گا غالباً اس کی حکمت یہ ہے کہ حرامی لوگ رُسوا نہ ہوں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اظہار شرافت کے لیے یا حسنین کریمین کی عظمت کے اظہار کے لیے کہ حضرت فاطمہ زہرا کی نسبت ان کو حضور اقدس ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہو جائے۔ مگر ان روایات میں تعارض نہیں کہ قیامت کے اول وقت میں ماؤں کے نام سے پُکارا جائے گا بعد میں باپوں کے نام سے یا سب کے سامنے ماں کے نام سے تنہائی میں باپ کے نام سے۔

(مراۃ المناجیح، ج6، ص 291) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(فتاویٰ فخر ازہر، ج2، ص 271)

بخاری شریف میں ایک باب ہے جس کا نام ہی ہے:

"باب ما یدعی الناس بآ بائھم"

یعنی لوگوں کو ان کے آبا کے نام سے پکارا جائے گا۔

اس باب کے تحت امام بخاری روایت کرتے ہیں:
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔
(صحیح بخاری)

اس حدیث کی شرح میں **علامہ عینی لکھتے ہیں** کہ اس میں فلاں بن فلاں آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن آبا کے نام سے پکارا جائے گا۔
(عمدۃ القاری)

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ اس میں ان کا رد ہے جن لوگوں کا زعم صرف یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔
علامہ ابن حجر عسقلانی نے ان احادیث کے ضعف کا بھی ذکر کیا ہے جن میں ماؤں کے نام کے ساتھ پکارنے کی تصریح ہے۔

(انظر: نعم الباری، ج12، ص806،807)

علامہ ملا علی قاری نے موضوعات کبیر میں ایسی روایات کو درج کیا ہے جن میں ماؤں کے نام سے پکارے جانے کا ذکر ملتا ہے۔

چند ایسی روایات لکھنے کے بعد پھر آپ نے لکھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ حالات مختلف ہوں۔ (یعنی کہیں باپ کے نام سے پکارا جائے گا اور کہیں ماں کے نام سے)
(موضوعات کبیر، ص464)

جیسا کہ ہم نے شروع میں لکھا تھا کہ علمائے اہل سنت کے علاوہ کچھ دوسرے مکاتب فکر کے لوگوں کی کتب کے حوالے بھی شامل کیے جائیں گے تو درج ذیل سطور میں اب ایسے کچھ حوالے نقل کیے جا رہے ہیں اور چند فتاوی بھی جن کا مقصد اس مسئلے پر تفصیلی بحث ہے۔

اشرف الفتاوی میں ہے:

سوال: کیا قیامت کے بندہ ماں کے نام سے اٹھایا جائے گا؟

جواب: قیامت کے دن بندے کو ماں کے نام سے نہیں بلکہ باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔ مشکوۃ شریف کی حدیث مبارکہ میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ تدعون یوم القیامۃ باسمائکم واسما آبائکم فاحسنو اسمائکم اسماء کم رواہ أحمد وأبو داود
(اشرف الفتاوی، ص288)

فتاوی علمیہ میں زبیر علی زئی لکھتا ہے:

قیامت کے دن لوگوں کو کس نام سے پکارا جائے گا؟

المعجم الکبیر للطبرانی میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالی لوگوں کو قیامت کے دن ان کی ماؤں کے نام سے پکارے گا تاکہ اس کے بندوں کی پردہ پوشی رہے۔

اس روایت کا ایک راوی متروک ہے۔ اس روایت کو موضوع ثابت کرنے کے لیے کئی دلائل کو نقل کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کے مقابلے میں بخاری کی روایت موجود ہے کہ فلاں بن فلاں کہہ کر پکارا جائے گا یعنی باپ کے نام سے پکارا جائے گا۔
(فتاوی علمیہ، ج2، ص52، 53)

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ

سوال: آخرت میں بچوں کو ماں کے نام سے پکارا جائے گا؟ یا باپ کے نام سے؟ قرآن اور حدیث کے حوالے سے بتا دیجیے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ باپ کا درجہ اول ہے، اس لیے باپ کے نام سے پکارا جائے گا اور کچھ کہتے ہیں کہ آخرت میں بچوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا؟

جواب نمبر:38537
بسم اللہ الرحمن الرحیم
فتویٰ:B=5/1433/728-890
طبرانی میں ایک روایت آئی ہے جس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کے ماں کے نام سے پکارا جائے گا، مگر یہ روایت ضعیف اور منکر ہے، اس کے برخلاف بخاری شریف میں یہ روایت آئی ہے کہ باپ کے نام سے پکارا جائے گا، یہ روایت صحیح ہے، ملاحظہ ہو بخاری شریف (۲/ ۹۱۲) جو لوگ ماں کے نام سے پکارے جانے کی بات کہتے ہیں، بخاری شریف کی حدیث سے اس کی تردید ہو جاتی ہے۔ لہٰذا صحیح یہی ہے کہ قیامت کے دن لوگ اپنے باپ کے نام سے پکارے جائیں گے۔ اس کی پوری تفصیل فتح الباری شرح بخاری: ۱۰/ ۴۶۴ میں ملاحظہ فرمائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم
دارالافتاء
دارالعلوم دیوبند

اس مسئلے پر اور تفصیل بیان کی جا سکتی ہے لیکن ہم اتنے پر اکتفا کرتے ہوئے اب خلاصے کی طرف آتے ہیں۔

روایات مختلف ہیں جن سے کسی ایک قول کو ہی صحیح قرار دے کر باقی سب کا رد کر دینا یہاں پر مناسبت معلوم نہیں ہوتا۔ اگر روایات کی صحت پر بات کریں تو بخاری شریف کی روایت کی سند پر بھی کلام موجود ہے۔ اس کے بعد ہمارے محققین علما نے ماؤں کے نام سے پکارے جانے کو ترجیح بھی دی ہے لہذا ایسے میں تطبیق کی صورت اختیار کی جائے تو مسئلہ واضح ہے۔

ہم نے شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے حوالے سے جو نقل کیا کہ:

دونوں روایات میں تطبیق اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ صحیح النسب لوگوں کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا، اور سنن ابی داؤد کی روایت اسی سے متعلق سے ہے، اور طبرانی کی حدیث دوسرے سے متعلق ہے، یا یہ کہ بعض کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا اور بعض کو ماؤں کے نام سے،

یہی تطبیق زیادہ صحیح ہے۔ فتاوی خلیلیہ میں اور ملا علی قاری کے قول سے بھی یہ واضح ہے۔

اس مسئلے کی تحقیق پر ہم نے یہ رسالہ ترتیب دینے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ ہمارا لکھنا قبول فرمائے۔ آپ بھی ہمارے لیے دعا فرمائیں کہ ہم اسی طرح مزید تحقیقی مواد پیش کر کے اہل سنت کی خدمت میں اپنا ایک حصہ درج کر سکیں۔

اردو زبان میں ہماری دوسری کتابیں اور رسالے:

بہار تحریر (اب تک 13 حصوں میں)
اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟
اذان بلال اور سورج کا نکلنا
عشق مجازی- منتخب مضامین کا مجموعہ
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو
شب معراج غوث پاک
شب معراج نعلین عرش پر
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت
مقرر کیسا ہو؟
غیر صحابہ میں ترضی
اختلاف اختلاف اختلاف
رمضان اور قضائے عمری نماز
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ
بنت حوا
سیکس نالج
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق
کلام عبید رضا
عورت کا جنازہ
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی

ABOUT US

Abde Mustafa Official Is A Team From **Ahle Sunnat Wa Jama'at** Working **Since 2014** On The Aim To Propagate **Quraan And Sunnah** Through Electronic And Print Media.

We are :

Writing articles, composing & publishing books, running a special **matrimonial service** for Ahle Sunnat

Visit our official website

www.abdemustafa.in

Books Library

books.abdemustafa.in
about 100+ tehqeeqi pamphlets & books are available in multiple languages.

E Nikah Matrimony

www.enikah.in
there is also a channel on Telegram
t.me/Enikah (Search “E Nikah Service” on Telegram)

Find us on Social Media Networks :

Subscribe us on YouTube @abdemustafaofficial
like and follow us on Facebook & Instagram @abdemustafaofficial
Join our official Telegram Channel t.me/abdemustafaofficial
Books Library on Telegram t.me/abdemustafalibrary
or search “Abde Mustafa Official” on Google
for more details WhatsApp on **+919102520764**

AMO
Abde Mustafa Official

